www.KitaboSunnat.com

غازی عزیر

تذکرۃ المشاہیر

محدث جلیل امام ابن شاہینؒ اور ان کی علمی خدمات

نام و نسب

شیخ الصدوق، حافظ العلم، محدث و مؤرخ، واعظ و مفسر، شیخ و محدثِ عراق کا اسم گرامی عمر بن احمد بن عثمان بن احمد بن محمد بن ایوب البغدادی" تھا[1] آپ کی کنیت "ابو حفص" اور عرفیت "ابن شاہین" تھی۔

"ابن شاہین" کے نام سے مشہور ہونے کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ امام رحمہ اللہ کی والدہ کے جد کا نام احمد بن محمد بن یوسف بن شاہین شیبانی تھا جو اصلاً خراسان کے ایک پرگنہ "مراروز" کے باشندہ تھے۔ امام رحمہ اللہ پر یہی لقب غالب رہا، چنانچہ آپؒ دنیائے علم میں اسی لقب سے معروف ہوئے۔

ولادت

آپ کی ولادت ماہ صفر ۲۹۷ھ میں ہوئی تھی۔[2] امام رحمہ اللہ اپنی تاریخِ پیدائش کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: "میں نے اپنے والد کی تحریر میں یہی تاریخ لکھی دیکھی ہے"

علم حدیث کا حصول اور طلبِ علم میں آپ کی جدوجہد

امام ابن شاہین نے ۳۰۸ھ میں علم حدیث کے حصول کی ابتداء کی۔[3] طلبِ علم میں آپ انتہائی مجتہد، ذکی و مُثابر تھے، حلقاتُ الدرس میں بکثرت اور بہ شوق حاضر ہوتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ بیک وقت تفسیر، حدیث، تاریخ اور وعظ کے علمی میدانوں کے شہسوار نظر آتے ہیں۔ آپکی بلند پایہ محدثیت، ثقاہت اور تبحر علمی کا بین ثبوت آپکی وہ تصانیف ہیں جو گردشِ زمانہ کی دست بُرد سے آج بھی محفوظ ہیں۔

تیس سال کی عمر میں آپ نے علماء و محدثین کی سنت پر عمل کرتے ہوئے علمِ حدیث اور طرقِ روایت کی طلب نیز چھان بین کی غرض سے اپنے علمی اسفار کی ابتداء کی۔ اس سلسلہ میں آپ عراق، فارس، بصرہ اور شام (دمشق) تشریف لے گئے[4] اور وہاں کے معروف علماء مشائخ سے سماع کیا۔ یہاں ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ آپ کو اہل الرائے سے اس قدر بُعد تھا کہ آپ نے طلبِ علم کے لئے بھی اہل الرائے کے مرکز کوفہ کا سفر کرنا پسند نہ فرمایا تھا، چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

"لیس من شیوخه أحد من اهل الكوفة"[5]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام رحمہ اللہ نے شیوخِ وقت سے بیشمار علم حاصل کیا اور کثیر تعداد میں کتب تصنیف فرمائیں۔

علامہ خطیب البغدادیؒ فرماتے ہیں:

"میں نے ابن الساجی القاص کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے ابن شاہین سے بہت زیادہ اشیاء کا سماع کیا ہے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ میں نے چار صد رطل روشنائی استعمال کی ہے" (۶)

علامہ خطیب رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں کہ:

"ہم سے قاضی ابوبکر محمد بن عمر بن اسماعیل الداؤدی نے بیان کیا، فرماتے ہیں کہ میں نے ابو حفص بن شاہین کو ایک دن یوں کہتے ہوئے سنا ہے کہ: میں نے اس وقت تک جس قدر روشنائی (اپنے علوم کو لکھنے کے لئے) خریدی ہے اس کا حساب کیا تو اس کی قیمت سات سو درہم نکلی (۷) داؤدی نے اس پر یہ اضافہ کیا ہے کہ: ہم ایک درہم میں چار رطل روشنائی خریدا کرتے تھے" (۸)

آپ کے علمی مقام و مرتبہ پر علماء کی شہادت

علامہ ابو الفتح بن ابی الفوارس رحمہ اللہ کا قول ہے:

"ابن شاہین ثقہ اور مامون تھے۔ آپ نے اتنا اور وہ سب کچھ تصنیف کیا ہے جو کسی نے نہیں کیا" (۹)

ابوبکر الخطیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"آپ ثقہ اور امین تھے۔ بغداد کی مشرقی جانب سکونت پذیر تھے"

امیر ابو نصر علی بن ہبۃ اللہ المعروف بابن ماکولاؒ فرماتے ہیں: "ابن شاہین ثقہ اور امین تھے۔ آپ نے شام، عراق، فارس اور بصرہ میں سماع کیا۔ ابواب و تراجم کو جمع کیا اور بکثرت کتابیں تصنیف کیں" (۱۰)

ابو القاسم الازھریؒ کا قول ہے: "ابن شاہین ثقہ تھے، ان کے پاس امام بغویؒ سے منقول سات سو اجزاء موجود تھے" (۱۱)، حمزہ سہمی بیان کرتے ہیں کہ "میں نے امام دارقطنیؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ: "ابن شاهين يلج على الخطاء وهو ثقة" (۱۲)، خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن عمر الداؤدی کو بیان کرتے سنا ہے کہ:

"ابن شاہین ثقہ اور شیوخ کے مشابہ تھے، مگر الحاق کیا کرتے تھے۔ فقہ سے ان کو بالکل بھی ممارست نہ تھی، نہ کم نہ زیادہ۔ جب ان سے فقہاء میں سے کسی کے مذہب کا تذکرہ کیا جاتا تو فرماتے تھے کہ میں محمدی المذہب ہوں" (۱۳)

امام ذہبیؒ نے ان کا تذکرہ "الحافظ الامام المفيد المُكثر محدث العراق...... صاحب التصانیف" (۱۴) کے القاب سے کیا ہے۔ آں رحمہ اللہ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: "ماكان الرجل بالبارع في غوامض الصنعة ولكنه روایة الاسلام..... رحمه الله" (۱۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور علامہ برقانی فرماتے ہیں: "لم اکثر عنہ زھدا فیہ" [۱۶]

وفات

عتیقی کا قول ہے کہ امام ابن شاہین نے ماہ ذی الحجہ ۳۸۵ھ میں وفات پائی تھی۔[۱۷] امام ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ "امام دار قطنیؒ کی وفات کے کچھ دن بعد ہی آپ فوت ہوئے تھے" [۱۸]

آں رحمہ اللہ نے نواسی (۸۹) سال کی عمر پائی تھی۔

تصانیف

امام ابن شاہین کثیر التصانیف محدث تھے۔

ان کی تصانیف کے متعلق ابو الحسین ابن المھتدی باللہ کا قول ہے کہ

"ابن شاہین نے خود اپنے متعلق ہم سے فرمایا کہ: میں نے پہلی بار حدیث کو ۳۰۸ھ میں لکھا اور مجموعی طور پر کل تین سو تیس کتابیں تصنیف کیں۔ ان میں سے ایک کتاب "التفسیر الکبیر" ہے جو ایک ہزار اجزاء پر مشتمل ہے، اسی طرح ان تصانیف میں ایک "المسند" ہے جو ایک ہزار تین سو اجزاء پر، کتاب "التاریخ" ڈیڑھ سو اجزاء پر اور کتاب "الزھد" یکصد اجزاء پر محیط ہیں۔ پہلی بار میں نے بصرہ میں ۳۳۲ھ میں درس حدیث دینا شروع کیا تھا" [۱۹]

تصنیف و تالیف کے دوران امام رحمہ اللہ کی حتیٰ الامکان یہ کوشش رہتی تھی کہ کوئی معارضِ اصول چیز نوکِ قلم سے نہ نکلنے پائے۔ برقانیؒ بیان کرتے ہیں کہ "ابن شاہین نے مجھ سے کہا: "جمیع ما صنفتہ لم أعارضہ بالاصول" [۲۰] ابو القاسم الازھریؒ نے بھی بیان کیا ہے کہ "میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا ہے: "انا اکتب و لا اعارض" [۲۱] امام ذہبیؒ آں رحمہ اللہ کے اول الذکر قول کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس قول سے امام ابن شاہین نے خود اپنی توثیق فرمائی تھی" [۲۲]

افسوس کہ آج امام رحمہ اللہ کی بیشتر کتابیں گردشِ زمانہ کی نذر ہو کر مفقود ہو چکی ہیں۔ بالخصوص آپ کی "التفسیر الکبیر" جس کی کہ آج امتِ مسلمہ شدت سے محتاج ہے، اس تفسیر کا پہلا قابل تعریف پہلو یہ تھا کہ اس میں ہر چیز باسانید مرقوم تھی، اور دوسرا قابل تعریف پہلو یہ تھا کہ امام دار قطنیؒ نے اس پر نظر ثانی فرمائی تھی، چنانچہ محمد بن عمر الداؤدی بیان کرتے ہیں کہ

"امام ابو الحسن الدار قطنیؒ نے ایک دن مجھ سے بیان کیا کہ ابن شاہین اپنی تفسیر اٹھائے میرے پاس آئے اور مجھ سے درخواست کی کہ اس میں جہاں بھی کوئی خطا پاؤں، اس کی اصلاح کردوں۔ میں نے دیکھا کہ انہوں نے تفسیر ابی الجارود کو بکثرت نقل کیا ہے۔ ایک جگہ تو انہوں نے عن ابی الجارود عن زیاد بن المنذر لکھ دیا ہے حالانکہ ابو الجارود زیاد بن المنذر ہونا چاہئے تھا" [۲۳]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلاشبہ ان کی "التفسیر الکبیر" امام دارقطنیؒ کی نظرثانی و تصحیح کے بعد زیادہ مستند و مفید ہوگئی ہوگی۔ اس تفسیر کے متعلق امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: "آپ کی یہ تفسیر جیسا کہ واسط میں ہمارے شیخ عماد الدین الحزامی نے بیان کیا، تقریباً تیس مجلدات پر مشتمل تھی" (۲۴)

ذیل میں امام رحمہ اللہ کی بعض ان کتب کا اجمالی خاکہ پیش خدمت ہے جو کہ آج بھی باقی ہیں اور اہل علم و فن کے لئے مرجع بنی ہوئی ہیں:

(۱) ناسخ الحدیث و منسوخہ: نسخہ مخطوطہ محفوظ در کتب خانہ پیرس، نمبر ۷۱۸، یہ نسخہ ۶۷ اوراق پر مشتمل ہے اور ۵۷۴ھ میں لکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس کتاب کا ایک اور نسخہ انقرہ واسکوریال کے مکتبہ صائب میں نمبر ۱۱۰۷ محفوظ ہے۔ یہ ۶۹ لوحات پر مشتمل ہے لیکن ناقص ہے۔ یہ قلمی نسخہ ساتویں صدی ہجری کا لکھا ہوا ہے۔

(۲) تاریخ اسماء الثقات ممن نُقل عنہم العلم: حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے "تہذیب التہذیب" میں ابن شاہین کی اس کتاب پر اعتماد کیا ہے، چنانچہ متعدد مقامات پر ہم دیکھتے ہیں کہ حافظ رحمہ اللہ نے ابن شاہین کا کلام بعینہ نقل کیا ہے، مثلاً محمد بن ابی حمید کے ترجمہ میں فرماتے ہیں: قال ابن شاہین فی الثقات....." (۲۵)

اس کتاب کا ایک نادر نسخہ **المکتبة المتوکلیة الیمنیة بالجامع الکبیر (الصنعاء)** کے شعبہ مخطوطات میں "نمبری ۱۲، مصطلح حدیث" محفوظ ہے۔ اسی نسخہ کا عکس دارالکتب المصریہ میں نمبری ۲۸۳۱۷ موجود ہے۔ یہ ۹۴ لوحات پر مشتمل ہے، صفحہ کا سائز ۲۱x۱۳ سینٹی میٹر ہے۔ ایک صفحہ پر تقریباً ۱۵ سطور اور ہر سطر میں تقریباً ۱۰ کلمات درج ہیں۔ اس کے علاوہ کتاب کا دوسرا قلمی نسخہ مکتبہ اُم القریٰ مکہ مکرمہ میں اور تیسرا قلمی نسخہ جامعہ محمد بن یوسف (مراکش) میں محفوظ ہے۔ یہ کتاب ۱۹۸۶ء میں المکتبة المتوکلیة کے مخطوط نسخہ کے محتویات کے مطابق دارالکتب العلمیہ بیروت نے ڈاکٹر عبدالمعطی امین قلعجی کی تحقیق و تعلیق کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔ افسوس کہ آخر الذکر دونوں مخطوط نوادرات کو مقابلہ کے لئے سامنے نہیں رکھا گیا ہے، لہٰذا مطبوعہ کتاب میں بعض مقامات قابل اصلاح رہ گئے ہیں۔ ۱۹۸۹ء میں راقم اپنے ملاحظات محقق موصوف کو بھیج چکا ہے تاکہ اس کا دوسرا ایڈیشن زیادہ مفید ہو سکے۔

(۳) الاحادیث الافراد (ضمن مجموع بالظاھریہ-۳/۹۰)

(۴) الامالی۔ یہ حدیث پر مشتمل ایک جزء ہے۔ (الظاہریة بدمشق، مجموع نمبر ۷۱ و مجموع نمبر ۱۰۳)

(۵) شرح مذاہب اہل السنة و معرفة شرائع الدین والتمسک بالسنة - (الظاھریة ، حدیث نمبر ۱۶۴)

(۶) فضائل فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ (الظاھریة مجموع نمبر ۶/۱۷)

(۷) فضائل شہر رمضان وما فیہ من الاحکام۔ (الظاھریة ، مجموع نمبر ۲۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸) ما اجتمع عندی من الاحادیث التی بینی وبین رسول اللہؐ اربعہ رجال (الظاھریۃ مجموع ۱۰۷)[۲۶]

آپ کے شیوخ

امام ابن شاہینؒ نے فقہاء، مفسرین اور محدثین کی ایک بڑی جماعت سے روایت کی ہے۔ بقول امام ذہبیؒ، ابن شاہین نے محمد بن محمد الباغندی، محمد بن ہارون بن المجدر، ابو خبیب العباس بن البرتی، شعیب بن محمد الذارعؒ، ابو القاسم بغوی، ابو علی محمد بن سلیمان مالکی اور ان کے طبقہ کے دوسرے مشائخ سے سماع کیا ہے" [۲۷] ذیل میں ہم امام ابن شاہین کے بعض مشہور مشائخ کا تذکرہ کریں گے۔

(۱) الامام الحافظ الکبیر، محدث العراق، ابوبکر بن المحدث ابی بکر، (محمد بن محمد بن سلیمان بن الحارث الازدی الواسطی الباغندی رحمہ اللہ۔ آپ بغداد کے مشہور ائمہ میں سے تھے۔ ۲۱۰ھ کے قریب آپ کی ولادت ہوئی اور وفات بقول ابن شاہینؒ: "۲۰ ذی الحجۃ ۳۱۲ھ، بروز الجمعہ ہوئی تھی" آپ کو علی بن المدینی، شیبان بن فروخ، ابوبکر بن ابی شیبہ، ہشام بن عمار، عثمان بن ابی شیبہ وغیرہم سے سماع حاصل تھا۔ آپ نے طلبِ حدیث کے لئے امصارِ بعیدہ کا سفر کیا اور حفاظ و ائمہ سے بہت کچھ علم اخذ کیا تھا۔ آپ حافظ، فہیم اور عارفِ حدیث تھے۔[۲۸]

(۲) الحافظ الامام، الحجۃ المعمر، مسند العصر، صاحب "المسند" ابو القاسم عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز بن المرزبان بن سابور بن شہنشاہ، جو بغوی الاصل لیکن دارو مولد کے اعتبار سے بغدادی تھے۔ امام مسلم، ابوداؤد، ابو حاتم بن حبان، ابو احمد بن عدی، الطبرانی، ابوبکر بن السنی، ابو الحسن الدارقطنیؒ اور ابو حفص بن شاہینؒ وغیرہم نے ان سے روایت کی ہے۔ امام احمد بن حنبل، علی بن المدینی اور ابی بکر بن ابی شیبہ وغیرہم سے آپ کو سماع حاصل تھا۔ بچپن ہی سے طلبِ حدیث میں منہمک ہوگئے تھے، چنانچہ آپ کی اسانید عالی ہیں۔ جب امام دارقطنیؒ سے ان کے متعلق سوال کیا گیا تو آپؒ نے فرمایا:

"ثقة جبل، امام من الائمة ثبت، أقل المشايخ خطأ" [۲۹]

(۳) الامام المحدث ابو خبیب العباس بن القاضی العلامۃ احمد بن محمد بن عیسٰی البرتی: ان کو عبدالاعلیٰ بن حماد النرسی، ابابکر بن ابی شیبہ، سوار بن عبداللہ عنبری اور مشائخ کی ایک جماعت سے سماع حاصل تھا۔ آپ سے ابوبکر الشافعی، عبدالعزیز بن ابی صابر، ابو حفص ابن شاہین اور ابوبکر بن المقری نے روایت کی ہے۔ بعض حفاظ نے ان کی ثناء بیان کی ہے۔ ماہ شوال ۳۰۸ھ میں اسّی سے کچھ زیادہ سال کی عمر پاکر وفات پائی۔[۳۰]

(۴) الامام الحافظ الربانی العابد، شیخ الصوفیۃ ابو بکر محمد بن داؤد بن سلیمان نیساپوری الزاھد: آپ نے اپنے شہر میں محمد بن عمرو قشمرد، اباعبداللہ البوشنجی وغیرہما سے بصرہ میں اباخلیفہ الجمحی سے، بغداد میں جعفر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفریابی سے نیز محمد بن ایوب البجلی، حسین بن ادریس، ابن مجاشع، عبدان اور حسین بن سفیان وغیرہم سے سماع کیا۔ آپ نے تصانیف کے میدان میں قدم رکھا اور ساتھ ہی مجلس الاملاء کا انعقاد بھی کیا۔ آپ کا شمار صدوق، حسن المعرفۃ اور اوعیۃ العلم میں ہوتا ہے۔ جب امام دارقطنیؒ سے ان کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: "فاضل ثقۃ" خطیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "کان ثقة فهما" اور خلیلی کا قول ہے: "معروف بالحفظ، بين حفظه وعلمه فی فوائد املاها"[۳۱]

(۵) شعیب بن محمد الذارع، ابوالحسن: آپ کو اسحاق بن ابی اسرائیل، یعقوب بن ابراہیم الدورقی، ابا کریب محمد بن العلاء اور سفیان بن وکیع وغیرہم سے سماع حاصل تھا۔ ابو حفص بن شاہین، محمد بن مظفر اور علی بن عمر سکری وغیرہم نے ان سے سماع کیا ہے۔ خطیب بغدادی رحمہ اللہ کا قول ہے: "کان شعیب ثقة" آپ نے ماہ شوال ۳۰۸ھ کے اواخر میں وفات پائی تھی۔[۳۲]

(۶) یحییٰ بن محمد بن صاعد: آپ امام ابو حفص بن شاہین کے اولین شیوخ میں سے تھے۔ ابن شاہین رحمہ اللہ نے ان کی تاریخ وفات یوں بیان کی ہے: "ابن صاعد نے کوفہ میں ماہ ذی العقدہ ۳۱۸ھ میں وفات پائی تھی۔" ابو عبدالرحمٰن سلمی کا قول ہے: میں نے امام دارقطنی سے یحییٰ بن محمد بن صاعد کے متعلق استفسار کیا تو انہوں نے فرمایا: "ثقۃ ثبت حافظ" خلیلی کا قول ہے: "ابن صاعد ثقہ امام تھے۔ حفظ میں اپنے اہل زمانہ سے فائق تھے" خطیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "قد كان ابن صاعد ذا محل من العلم عظيم وله تصانيف فی السنن وترتيبها على الاحكام"[۳۳]

(۷) محمد بن ہارون بن مجدر: آپ بھی ابن شاہین کے اولین شیوخ میں سے تھے۔ آپ کو عبدالاعلیٰ بن حماد، بشر بن الولید اور ابوالربیع زہرانی سے سماع حاصل تھا۔ آپ ایک بزرگ محدث تھے۔ خطیب بغدادی نے آپ کو ثقہ قرار دیا ہے۔ آپ کا سن وفات ۳۱۲ھ ہے"[۳۴]

(۸) نصر بن القاسم الفرائضی: آپ بھی ابن شاہین کے اولین شیوخ میں سے تھے۔ عربی ادب پر آپ کو بہت بصیرت حاصل تھی۔ فقہ کے امام تھے۔ آپ نے ابی بکر بن شیبہ، عبدالاعلیٰ بن حماد اور القواریری سے اکتسابِ علم کیا تھا۔ آپ سے ابوالحسین بن البواب، ابوالفضل عبیداللہ الزہدی اور ابو حفص بن شاہین وغیرہم نے روایت کی ہے۔ آپ کی توثیق کی گئی ہے۔ آپ کا سِن وفات ۳۱۴ھ ہے۔[۳۵]

(۹) احمد بن محمد بن ہیثم ابوبکر الدوری الدقاق: آپ نے احمد بن عبدہ الضبی، احمد بن منیع، سلیمان بن عمر بن خالد الاقطع سلم بن جنادہ، حسین بن علی بن الاسود، حسین بن علی بن جعفر بن شیجر صیرفی اور ابو حفص بن شاہین کے اسماء گرامی مشہور ہیں۔[۳۶]

(۱۰) احمد بن محمد بن ھانی شلوی، ابوبکر: آپ نے ہارون بن اسحاق ہمدانی اور ابی بکر احمد بن محمد البالسی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے روایت کی ہے۔ ابو حفص بن شاہین نے آپ سے روایت کی ہے۔ تاریخ بغداد میں آپ کا ترجمہ موجود ہے۔[۳۷]

(۱۱) احمد بن محمد بن مغلس ابو عبداللہ بزاز: آپ کو مجاہد بن موسیٰ، ابو ہمام سکونی، اسحاق بن ابی اسرائیل اور جوزجانی وغیرہم سے سماع حاصل ہے۔ مخلد بن جعفر اور یوسف بن عمر القواس نے آپ سے روایت کی ہے۔ خطیب بغدادیؒ نے آپ کا ترجمہ لکھا ہے اور ثقہ قرار دیا ہے۔[۳۸]

(۱۲) احمد بن محمد بن مکرم ابو العباس بزاز: ابن شاہین نے ان سے روایت کی ہے جیسا کہ خطیب بغدادیؒ نے اپنی تاریخ میں تذکرہ فرمایا ہے۔[۳۹]

(۱۳) احمد بن محمد بن شیبہ ابو بکر البزار: آپ نے فلاس، رجاء المروزی اور ابن زنجویہ سے سماع کیا ہے۔ ابن شاہین اور ابن شاذان نے ان سے روایت کی ہے۔ امام دارقطنیؒ نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ خطیب بغدادیؒ نے ان کا ترجمہ لکھا ہے۔[۴۰]

(۱۴) الحافظ بن الحافظ بن الحافظ متقن، الامام ابو ذر احمد بن ابی بکر محمد بن محمد بن سلیمان بن الباغندی: آپ نے عمر بن شبہ، سعدان بن نصر، علی بن الحسین بن اشکاب اور ان کے طبقہ کے حفاظ سے سماع کیا ہے۔ امام دارقطنی، معافی النہروانی اور عمر بن شاہین نے ان سے سماع کیا ہے۔ آپ ان کو ان کے والد سے زیادہ صاحبِ فضیلت سمجھتے تھے۔ ۳۲۶ھ میں آپ نے وفات پائی تھی۔[۴۱]

ان شیوخ کے علاوہ آپ نے جن مشائخ سے روایت کی ہے ان میں ابو حامد حضرمی، ابو بکر بن زیاد، حسین بن احمد بن بسطام، محمد بن صالح بن زغیل، ابو عبداللہ بن عفیر، احمد بن محمد بن الحسن الربعی، احمد بن سلیمان بن زبان، ابو اسحاق بن ابی ثابت، ابو علی بن ابی حذیفہ اور محمد بن زہیر الابلجا وغیرہم کے نام بھی قابل ذکر ہیں لیکن اختصار کے پیش نظر ان کے تعارف سے ہم صرفِ نظر کرتے ہیں۔

آپ کے تلامذہ

امام ابن شاہین ایک واسع الروایہ محدث تھے۔ ۳۳۲ھ میں بصرہ کے مقام پر آپ نے درسِ حدیث دینا شروع کیا تھا جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ آپ کا ذاتی کتب خانہ تفسیر، حدیث، تاریخ اور فقہ کی کتب سے بھرا پڑا تھا۔ ایک خلق کثیر نے آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا ہے۔ بقول امام ذہبیؒ: "ابو سعد المالینی، ابو بکر البرقانی، ابو القاسم التنوخی، ابو محمد الخلال، ابو محمد الجوہری، ابو الحسین ابن المہتدی باللہ، ایک خلق کثیر اور خود آپ کے فرزند عبیداللہ بن عمر نے آپ سے سماع کیا ہے"[۴۲]

ذیل میں ہم امام ابن شاہین کے چند ممتاز تلامذہ کا تعارف پیش کرتے ہیں:

(۱) ابو بکر محمد بن اسماعیل الوراق البغدادی: آپ ابن شاہین کے قریبی رفقاء میں سے بلکہ ہمجولی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے- ۲۹۳ھ میں آپ کی ولادت ہوئی- امام دارقطنی، برقانی اور ابو محمد الخلال وغیرہم سے آپ نے روایت کی ہے- آپ نے ۳۸۷ھ میں یعنی ابن شاہین کی وفات سے سات سال قبل وفات پائی تھی- علامہ خطیب البغدادیؒ فرماتے ہیں: "میں نے برقانی سے محمد بن اسماعیل کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: ثقة ثقة" (۴۳)

(۲) ابو سعد المالینی: آپ کا لقب "طاؤس الفقہاء" تھا- آپ ھرات سے نقل مکانی کرکے آئے تھے- نیشاپور، بغداد، شام، مصر اور حرمین کے مشائخ سے لقاء نیز ان سے طلبِ علم کے لئے آپ نے صحراء نوردی کی اور معرفتِ تامہ حاصل کی تھی- آپ صاحبِ تصانیف ہیں- امام بیہقی اور خطیب البغدادی وغیرہم نے ان سے روایت کی ہے- آپ ذی صدق، متورّع اور متقن تھے- حافظ ابن الصلاح نے "طبقات الشافعیہ" میں ان کا تذکرہ کیا ہے- آپ نے ۴۰۹ھ میں وفات پائی تھی- (۴۴)

(۳) العلامہ الفقیہ، الحافظ الثبت، شیخ الفقہاء والمحدثین ابوبکر احمد بن محمد بن احمد بن غالب الخوارزمی البرقانی الشافعی: آپ صاحب التصانیف محدث تھے- ۳۵۰ھ میں نیشاپور یا خوارزم میں سماع کی ابتداء کی، پھر بغداد، دمشق اور مصر کی جانب رحلت فرمائی اور ان بلاد کے تمام مشائخ سے سماع کیا- آپ کے تلامذہ میں ابوبکر البیہقی اور ابوبکر الخطیب البغدادی وغیرہما مشہور ہیں- خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں: "برقانی ثقہ، متورّع، ثبت اور فہیم تھے- ہم نے اپنے شیوخ میں سے ان سے اَثبت کسی کو نہیں دیکھا- رموزِ فقہ کے عارف اور کثیر الحدیث تھے- آپ نے ایک "مسند" تصنیف کی تھی جو "صحیح" البخاری و مسلم کی احادیث پر مشتمل تھی- آپ نے سفیان ثوری، ایوب، شعبہ، عبید اللہ بن عمر، عبد الملک بن عمیر، بیان بن بشر اور مطر الوراق وغیرہم کی احادیث بھی جمع کی تھیں- تاحینِ حیات آپ کا سلسلہ تصنیف و تالیف جاری رہا- جس وقت آپ کی وفات ہوئی اس وقت آپ مسعر کی احادیث جمع فرما رہے تھے- آپ علم کے بے حد حریص تھے چنانچہ ان کی تمام ہمت و توانائی اسی جانب مرکوز تھی- ایک دن ان کو میں نے فقہاء میں سے ایک شخص، جو الصلاح کے نام سے معروف تھا، سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ:

> "اللہ تعالیٰ سے دعاء کرو کہ وہ میرے دل سے طلبِ حدیث کی شدید آرزو مٹا دے کیونکہ اس کی محبت خود میرے نفس پر غالب آگئی ہے، چنانچہ میرے نزدیک اس کے سواء ہر چیز کا اہتمام ہیچ ہے" (۴۵)

(۴) الامام المحدث الثقہ ابوالحسن احمد بن محمد بن احمد بن منصور البغدادی العتیقی: خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں: "آپ صدوق تھے- ۳۶۷ھ کے اوائل میں آپ نے ولادت پائی- مجھ سے ذکر کیا گیا ہے کہ ان کے بعض اجداد عتیق نام رکھا کرتے تھے- چنانچہ ان کی نسبت سے بھی اسی جانب ہے- ماہ صفر ۴۴۱ھ میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی وفات ہوئی تھی" ابن ماکولا کا قول ہے: "مجھ سے ہمارے شیخ عتیقی نے فرمایا کہ وہ اصلاً رویانی تھے۔ انہوں نے صحیحین پر تخریج لکھی۔ آپ ثقہ متقن تھے۔"(۴۶)

(۵) عبید اللہ بن ابی حفص بن شاہین: آپ امام ابن شاہین کے فرزند اور علمی وارث تھے۔ انہوں نے اپنے والد سے سماع کیا تھا۔ خطیب بغدادی نے ان سے روایت کی ہے، فرماتے ہیں: "میں نے ان سے احادیث لکھی ہیں۔ آپ نے ماہ ربیع الاول ۴۴۰ھ میں وفات پائی تھی"(۴۷)

(۶) الامام الحافظ، مجوّد، محدث العراق ابو محمد الحسن بن ابی طالب محمد بن الحسن بن علی البغدادی الخلال: آپ کا سن ولادت ۳۵۲ھ اور سن وفات ۴۳۹ھ ہے۔ آپ نے امام دارقطنی سے بھی سماع کیا ہے۔ خطیب نے آپ سے روایت کی ہے اور ان کے متعلق فرماتے ہیں:

"ہم نے ان سے لکھا ہے، آپ ثقہ، صاحب معرفۃ و تنبّہ تھے۔ آپ نے صحیحین پر ایک "مسند" تخریج کی اور ابواب و تراجم کثیرہ کو جمع کیا ہے"(۴۸)

(۷) ابوالقاسم علی بن القاضی ابی علی التنوخی البصری: آپ کا سِن ولادت ۳۶۵ھ اور سِن وفات ۴۴۷ھ ہے۔ خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں: "کان صدوقا فی الحدیث، تقلد قضاء المدائن"(۴۹)

(۸) ابوالفتح ہلال بن محمد الحفار: آپ کا سِن ولادت ۳۲۲ھ اور سِن وفات ۴۱۴ھ ہے۔ آپ سے ابوبکر الخطیب، ابوبکر البیہقی اور ایک خلقِ کثیر نے روایت کی ہے۔ خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں:

"وہ صدوق تھے، ہم نے ان سے لکھا ہے"(۵۰)

(۹) ابوالقاسم عبید اللہ بن احمد بن عثمان الازہری البغدادی: آپ کا سن ولادت ۳۵۵ھ اور سن وفات ۴۳۵ھ ہے۔ آپ محدث حجت، مقرئ اور بحور الروایہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں: "کان احد المعنیین بالحدیث والجامعین لہ مع صدق واستقامۃ، و دوام تلاوۃ، سمعنا منہ المصنفات الکبار"(۵۱)

(۱۰) المحدث ابوالقاسم عبدالعزیز بن علی الازجی البغدادی: آپ کا سن ولادت ۳۵۶ھ اور سن وفات ۴۴۴ھ ہے۔ آپ نے "الصفات" میں ایک کتاب تصنیف کی تھی۔ امام ذہبیؒ نے "سیر اعلام النبلاء" میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

ان مشہور تلامذہ کے علاوہ ابن شاہین سے ابو محمد الجوہری، ابو طالب العشاری، ابوالحسین ابن المہتدی باللہ اور محمد بن ابی الفوارس وغیرہم نے بھی سماع کیا ہے۔

امام رحمہ اللہ کی مرویات کے بعض نمونے

(۱) انبانا المسلم بن علان انا ابوالیمن الکندی انا عبداللہ بن احمد بن یوسف ابا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو الحسین محمد بن علی الهاشمی لفظا انا ابو حفص عمر بن احمد الحافظ نا محمد بن محمد بن سلیمان انا عبدالله بن عمران العابدی انا الدراوردی عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ :امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا اله الا الله فاذا قالوها عصموا منی دماءهم و اموالهم الا بحقها و حسابهم علی الله عز و جل" (52)

(۲)اخبرنا اسماعیل ابن الفراء و عبدالحافظ قالا انا عبدالله بن احمد الفقیه انا ابو العز محمد بن محمد بن مواهب انا ابو الحسین بن الطیوری انا محمد بن علی العشاری انا ابو حفص بن شاهین نا عبدالله بن سلیمان نا عباد ابن یعقوب نا عمر بن ثابت عن عبدالله بن محمد بن عقیل عن سعید بن المسیب عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله ﷺ :الا ادلکم علی ما یکفر الله به الخطیئات و یزید به فی الحسنات؟ قلنا بلی یا رسول الله، قال: اسباغ الوضوء علی المکاره و کثرة الخطی الی هذه المساجد و انتظار الصلاة بعد الصلاة" (53)

امام ابن شاہین کے تفصیلی ترجمہ کے لئے چند اہم مراجع

تاریخ بغداد للخطیب ۲۶۵/۱۱، المنتظم لابن الجوزی ۱۸۲/۷-۱۸۳، تذکرة الحفاظ للذهبی ۹۸۷/۳، دول الاسلام ۲۳۴/۱، سیر اعلام النبلاء ۴۳۱/۱۶، مرآة الجنان للیافعی ۴۲۶/۲، البدایه والنهایه لابن کثیر ۳۱۶/۸، غایه النهایه ۵۸۸/۱، لسان المیزان ۲۸۳/۴، النجوم الزاهرة فی احوال مصر والقاهره ۱۷۲/۴، طبقات الحفاظ ۳۹۲، طبقات المفسرین الداودی ۲/۲، طبقات القراء لابن الجوزی ۵۸۸/۱، شذرات الذهب لابن العماد الحنبلی ۱۱۷/۳، هدیه العارفین ۷۸۱/۱، الرساله۔ المستطرفه۔ لبیان مشهور کتب السنه۔ المشرفه۔ للکتانی ۳۸، کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون لحاجی الخلیفه ۳۹۴، ۴۲۶، ۱۷۳۵، ۱۹۲۰، ایضاح المکنون للبغدادی ۳۰۲/۱، ۴۸۱/۲، بروکلمان بالالمانیه ۱۹۵/۱، ۲۷۶، معجم المولفین ۔عمر رضا کحاله۔ ۲۷۳/۷، تاریخ التراث العربی ۳۴۳/۱ وغیرها۔

(۱)، (۲)، (۳)، (۴) تذکرة الحفاظ ۹۸۷/۳، (۵) فتح الباری ۱۰۵/۲ (۶) تاریخ بغداد ۲۶۷/۱۱ (۷) نفس مصدر الموضع السابق، تذکرة الحفاظ ۹۸۸/۳ (۸) تاریخ بغداد ۲۶۷/۱۱ (۹)، (۱۰)، (۱۱)، (۱۲)، (۱۳) تذکرة الحفاظ ۹۸۸/۳ (۱۴) نفس مصدر ۹۸۷/۳ (۱۵) سیر اعلام النبلاء ۴۳۴/۱۶ (۱۶)، (۱۷)، (۱۸) تذکرة الحفاظ ۹۸۹/۳ (۱۹) تاریخ بغداد ۲۶۷/۱۱، تذکرة الحفاظ ۹۸۸/۳ (۲۰)، (۲۱)، (۲۲) نفس مصدر ۹۸۹/۳ (۲۳)، (۲۴) نفس مصدر ۹۸۸/۳ (۲۵) تهذیب التهذیب ۱۳۲/۹-۱۳۳ (۲۶) تاریخ التراث العربی ۳۴۳/۱ (۲۷) تذکرة الحفاظ ۹۸۷/۳ (۲۸) تاریخ بغداد ۲۰۹/۳، المنتظم ۱۹۳/۶، العبر ۱۵۳/۲، سیر اعلام النبلاءؒ ۳۸۳/۱۴، میزان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاعتدال ۴/۲۶، دول الاسلام ۱/۱۸۹، النجوم الزاہرۃ ۳/۲۱۲، البدایہ والنہایہ ۱۱/۱۵۲ (۲۹) تاریخ بغداد ۱۰/۱۱۱، طبقات الحنابلہ ۱/۱۹۰، المنتظم ۶/۲۲۷، الکامل فی التاریخ ۸/۱۶۱، العبر ۲/۱۷۰، میزان الاعتدال ۲/۴۹۲، سیر اعلام النبلاء ۱۴/۴۴۰، شذرات الذہب ۲/۲۷۵، البدایہ والنہایہ ۱۱/۱۶۳ (۳۰) تاریخ بغداد ۱۲/۱۵۲، الانساب للسمعانی ۲/۱۲۷، المنتظم ۶/۱۵۸، طبقات القراء ۱/۳۵۲، سیر اعلام النبلاء ۱۴/۲۵۷ (۳۱) تاریخ بغداد ۵/۲۶۵، المنتظم ۶/۳۷۵، تذکرۃ الحفاظ ۳/۹۰۱، سیر اعلام النبلاء ۱۵/۴۲۰، العبر ۲/۲۶۱، شذرات الذہب ۲/۳۶۵ الوافی بالوفیات ۳/۶۳ (۳۲) تاریخ بغداد ۹/۲۴۵ (۳۳) تاریخ بغداد ۱۴/۲۳۱، المنتظم ۶/۲۳۵، العبر ۲/۱۷۳، تذکرۃ الحفاظ ۲/۷۷۶، مرآۃ الجنان ۲/۲۷۷، البدایہ والنہایہ ۱۱/۱۶۶، النجوم الزاہرۃ ۳/۲۸۸، شذرات الذہب ۲/۲۸۰ (۳۴) تاریخ بغداد ۳/۳۵۷، العبر ۲/۱۵۴، میزان الاعتدال ۴/۵۷، سیراعلام النبلاء ۱۴/۴۳۶، النجوم الزاہرۃ ۳/۲۱۳، شذرات الذہب ۲/۲۶۵ (۳۵) تاریخ بغداد ۱۳/۲۹۵، المنتظم ۶/۲۰۴، سیراعلام النبلاء ۱۴/۴۶۵، البدایہ والنہایہ ۱۱/۱۵۴، النجوم الزاہرۃ ۳/۲۱۶ (۳۶) تاریخ بغداد ۵/۱۱۵ (۳۷) نفس مصدر ۵/۱۱۲ (۳۸) نفس مصدر ۵/۱۰۴ (۳۹) نفس مصدر ۵/۱۰۵ (۴۰) نفس مصدر ۵/۳۱ (۴۱) تاریخ بغداد ۵/۸۶، العبر ۲/۲۰۶، سیراعلام النبلاء ۱۵/۲۶۸، الوافی بالوفیات ۸/۱۲۵، شذرات الذہب ۲/۳۰۷ (۴۲) تذکرۃ الحفاظ ۳/۹۸۸ (۴۳) تاریخ بغداد ۲/۵۳، سیراعلام النبلاء ۱۶/۳۸۸، العبر ۳/۸، میزان الاعتدال ۳/۴۸۴، شذات الذہب ۳/۹۲ (۴۴) تاریخ بغداد ۴/۳۷۱، المنتظم ۸/۳، تذکرۃ الحفاظ ۳/۱۰۷۰، سیراعلام النبلاء ۱۷/۳۰۱، العبر ۳/۱۰۷، طبقات الشافعیہ للسبکی ۴/۵۹، الوافی بالوفیات ۷/۳۳۰، البدایہ النہایہ ۱۲/۱۱، النجوم الزاہرۃ ۴/۵۹، شذرات الذہب ۳/۱۹۵، تہذیب تاریخ لابن عساکر ۱/۴۴۶ (۴۵) تاریخ بغداد ۴/۳۷۳، المنتظم ۸/۷۹، طبقات الشافعیہ لسبکی ۴/۷۴، سیراعلام النبلاء ۱۷/۴۶۴، العبر ۳/۱۵۶، البدایہ والنہایہ ۱۲/۳۶، النجوم الزاہرۃ ۴/۲۸۰ (۴۶) تاریخ بغداد ۴/۳۷۹، سیراعلام النبلاء ۱۷/۶۰۲، العبر ۳/۱۹۵، البدایہ والنہایہ ۱۲/۶۰، شذرات الذہب ۳/۲۶۵ (۴۷) تاریخ بغداد ۱۰/۳۸۶، المنتظم ۸/۱۳۸، سیراعلام النبلاء ۱۷/۶۰۱، العبر ۳/۱۹۲، شذرات الذہب ۳/۳۶۴، البدایہ النہایہ ۱۲/۵۸ (۴۸) تاریخ بغداد ۷/۴۲۵، المنتظم ۸/۱۳۸، تذکرۃ الحفاظ ۳/۱۱۰۹، سراعلام النبلاء ۱۷/۵۹۳، العبر ۳/۱۸۹، شذرات الذہب ۳/۲۶۲، معجم المؤلفین ۳/۲۸۰، تاریخ التراث العربی ۱/۳۸۹ (۴۹) تاریخ بغداد ۱۲/۱۱۵، المنتظم ۸/۱۶۸، سیراعلام النبلاء ۱۷/۶۴۹، العبر ۳/۲۱۴، البدایہ والنہایہ ۱۲/۶۷، النجوم الزاہرۃ ۵/۵۸، شذرات الذہب ۳/۲۷۶ (۵۰) تاریخ بغداد ۱۴/۷۵، المنتظم ۸/۱۵، تذکرۃ الحفاظ ۳/۱۰۵۷، العبر ۳/۱۱۸، سیراعلام النبلاء ۱۷/۲۹۳، شذرات الذہب ۳/۲۰۱ (۵۱) تاریخ بغداد ۱۰/۳۸۵، المنتظم ۸/۱۱۷، سیراعلام النبلاء ۱۷/۵۷۸، العبر ۳/۱۸۳، البدایہ والنہایہ ۱۲/۵۱، النجوم الزاہرۃ ۵/۳۷، شذرات الذہب ۳/۲۵۵ (۵۲) تذکرۃ الحفاظ ۳/۹۸۹ (۵۳) نفس مصدر ۳/۹۸۹-۹۹۰

تمت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ